پریس ریلیز

گوجرانوالہ 17 جنوری 2023ء

گوجرانوالہ چیمبر آف کامرس کے صدر شیخ فیصل ایوب نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پاکستان کے تمام کاروباری لوگ جن میں چھوٹے دکاندار سے لیکر بڑے کارخانہ دار ملکی حالات کے پیش نظر انتہائی عدم تحفظ اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہو چکے ہیں۔ فیکٹریاں چلانے کیلئے نہ تو راء میٹریل ہے اور نہ ہی سستی بجلی و گیس دستیاب ہے۔ بیشمار کاروباری لوگوں کے راء میٹریل کے کنٹینرز بندرگاہوں پر روک دیئے گئے ہیں اس کی وجہ کوئی بینک ڈاکومنٹ دینے کو تیار نہیں۔ امپورٹرز کی کنسائن منٹس کے اب یہ حالات ہو چکے ہیں کہ مثال کے طور پر اگر ایک کاروباری شخص کا مال 10 لاکھ کا ہے تو اس پر ڈیمرج اور ڈیٹنشن اتنا پڑ چکا ہے کہ وہی کنسائن منٹ اب 18 لاکھ کے قریب ہو چکی ہے۔ یہ تمام تر صورتحال ملک میں ڈالر ریٹ کا عدم استحکام اور فارن ریزرو کی شدید قلت ہے۔ ان حالات میں حکومتی چشم پوشی اور ان تمام معاملات سے نکلنے کیلئے ابھی تک حکومت کے پاس کوئی پالیسی نہیں۔ خطرناک بات یہ ہے کہ اگر حکومت نے اب بھی ان معاملات کو قابو نہ کیا۔ ملک سے ایکسپورٹ ختم ہو جائے گی اور باقی ماندہ آڈرز بھی نہیں رہیں گی۔ ایسے ممالک جو پاکستان سے مصنوعات امپورٹ کر رہے ہیں وہ ممالک کسی دوسرے ملک سے امپورٹ کرنے لگ جائیں گے اس طرح پاکستان کے ایکسپورٹ آڈرز دوسری منڈیوں میں جانے کا خدشہ ہے اس سے پاکستان کی ایکسپورٹ انڈسٹری بند ہو جائے گی اور لاکھوں لوگ جو کہ ایکسپورٹ سے وابستہ ہیں ان کے روزگار ختم ہو جائیں گے۔ پریس کانفرنس میں اراکین مجلس عاملہ سابق صدور شیخ محمد نسیم، حاجی محمد شکیل، نواز احمد باجوہ، خواجہ ضرار کلیم، رانا شہزاد حفیظ، سابق سینئر نائب صدر عرفان سہیل، سابق نائب صدر بابو امتیاز حسین، سابق نائب صدر شیخ قیصر امین جموں والے مختلف ٹریڈ ایسوسی ایشنز کے نمائندگان کے علاوہ پرنٹ اینڈ الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پریس کانفرس میں صدر گوجرانوالہ چیمبر شیخ فیصل ایوب نے شارٹ ٹرم پالیسی کے لئے تجاویز پیش کیں کہ مارکیٹ میں مختلف فارن ایکسچینج کے تین ریٹ رائج ہیں اس کے لئے ایک ریٹ طے کیا جانا چاہیئے، حکومت کی طرف سے برآمد کنندگان کے ریفنڈز فوری طور پر جاری کئے جائیں، Detention اور Demmurages چارجز حکومت ذمہ لے کر ادا کرنے کی پالیسی مرتب کرے کیونکہ یہ بحران حکومت کے ڈالر مہیا نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوا، بینکوں کی طرف سے رکھی گئی درآمدات پر کیش مارجن کو ختم کر دیا جائے، برآمدی مقاصد کے لئے خام مال کی درآمد کی اجازت دی جائے، دوبارہ برآمد کے مقاصد کے لئے درآمد کئے جانے والے خام مال کی درآمد پر کیش مارجن کی ضرورت کو ختم کر دیا جائے، تمام لگژری آئٹمز بشمول کار، کنفیکشنری، کھانے اور کپڑے وغیرہ پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے۔ تمام تیار شدہ مصنوعت جو پہلے سے پاکستان میں تیار ہو رہی ہیں ان کی درآمد پر پابندی عائد کی جائے، تمام کار مینوفیکچر کو پابند کیا جائے کہ ٹرانسفر آف ٹیکنالوجی کو پاکستان میں لائیں اور انجن سے متعلقہ پرزہ جات، تمام انجن اور ٹرانسمیشن سسٹم وغیرہ کو پاکستان میں ہی مینوفیکچر کیا جائے، درآمدی سامان پر بھاری ریگولیٹری عائد کی جانی چاہیئے جو پاکستان میں مقامی طور پر تیار کی جا رہی ہیں، حکومت فوری طور پر ایمنسٹی سکیم متعارف کرائے جس سے بزنس کمیونٹی کو ریلیف مل سکے۔ جبکہ لانگ ٹرم پالیسیز کے لئے تجاویز پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ زرعی اراضی پر ہاؤسنگز وسوسائٹیز کی تعمیر پر فوری پابندی عائد کی جائے، شرح سود کو 16 فیصد سے کم کیا جائے، حکومت کی طرف سے ترکمانستان، افغانستان، پاکستان، انڈیا گیس پائپ لائن (TAPI) پائپ لائن پر کام فوری طور پر شروع کیا جائے، بلوچستان ونڈمل پراجیکٹ پر فوری طور پر آغاز کیا جائے۔ تاکہ مزید بجلی کو نیشنل گریڈ میں شامل کیا جا سکے، قومی اسمبلی میں بزنس کمیونٹی کے نمائندے کو نشست دی جائے، انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) کے لئے مناسب پالیسی بنائی جائے اور IT کو ایک صنعت کا درجہ دیا جائے، کاروباری برادری کی سہولت کیلئے ٹیکسوں میں کمی لائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہ تجاویز ہیں جن ہیں اگر حکومت ان پر عملدرآمد کر لے تو پاکستان نہ صرف بحرانی کیفیت سے نکل سکتا ہے بلکہ ملک سے بے روزگاری بھی ختم ہو سکتی ہے۔